TOPIC : آزادی

زخموں کی قدر لفظوں سے ادا نہ ہے...

آزادی لفظوں میں نہیں روح میں ہونا چاہیئے
کیوں کی زخموں کی قدر لفظوں سے ادا نہ ہے -
ہماری بابا کی یہ ملک ہے ہندوستان
طاقت بری مردوں اور جوانوں کا بھی

کوئی ذات یہ مذہب ہو یہاں
جیتی ہو لوگوں اپنگ سے یہاں

ڈیر ساری انقلاب بن جان دی گئی ہے
آزادی کے لئے حسین دلکی کے لئے

خون بہاکر اور آنکھوں میں خون رواکر
لے لیا ہے آزادی خدا کی دھرتی میں

عمر میں بہادوری کے لئے جینا چاہا
کیوں کی ہماری نس میں ہے بھارت کا دھڑکن

خطرناک راستوں نکال کی ، اک پل میں بچ کر
کئی ساری لوگوں کی خون کی سوال : آزادی

خدا نے دھرتی یا زمین کو خلق کیا
اور انسان نے محسود کی محدود کیا

خدا کی ساری مخلوق کے لیے ہی آزادی
اصل میں کون تجربا کرتی ہی یہ آزادی

انسانوں نے جینے کی چشمکش کے لیے
آزادی لڑ کر لیا ہی دوسروں سے

پر باقی جیوانوں نے کس سے چھین لی آزادی
ہم تو ان کی آزادی اجنبی کرتی ہے نا ؟

پرندوں کی نغمہ بھولتی ہے کائنات میں
پر ان کی آزادی بھی ہم چھین لیتی ہے۔

جیوانوں کا حق ہم چھین لیتی ہے
اور ہماری آزادی اور کوئی . . .

ہم کو آزادی ہی پر نہیں ہے
وہ ہی بات ہمیں دل سے سوچنا ہے۔

ہمیں آزادی ہی اپنی مرضی سے جینے کے لیے
پر ایسے آزادی کس کو ملتی ہے ؟
اپنی مرضی کی کھانا کھانے کی آزاد نہ ہی
پھر یہ لفظ "آزاد" کس کے لیے ہی

اپنی مرزی کی کپڑے پہننے کی یہاں آزاد ہے ؟
اپنی مرزی کی مذہب چننے کے لئے یہاں آزاد ہے ؟

آزادی حرفوں میں نہیں زندگی میں ہونا چاہئے
جیسے پھولوں میں خوشبو تحلیل ہے

دل تو یہ ڈھونڈتی ہو آزادی بہانے
لیکن یہ آرزو کوئی پابند یا نا ملنا -

ایک لڑکی کپڑے کے بنا رات میں چلتی ہے
اور وہاں کی لوگوں کچھ بھی نہ کرتی ہے

وہ آزاد ہی یا نہیں ؟
میرے پل میں وہ آزادی دوسرا چہرا ہے -
آزادی کی نام سے حرامیت ادا نہ ہوتی
آزاد ایک ہو جو لوگو کو سکون بے خبر سے جینا ہے

پرندوں جیسے اڑانا ہے
وہ ہی اصلی آزادی رنم ہے
جنّت سے حسین گلزار سے زیادہ
میں پیار کرتی ہو پوری آزادی ملک کو

زندگی کاغذ کی اک ناؤں آزادی سے نفرت ہوتی
پھکروں سے دور یارب ہمی نہ کبھی سینی ہوتی

کسی کی فطرت سے نہیں ہمارا غم بیان کرنا
جب کوئی وجود کا شامل ہو تو یاد رہیں
معصوم لمحوں میں معنوس چہرے سے آزادی ہی
رہتی تو ہم خوش کہ نہیں جاتی محبت ہو جاتی ہے
مناتی ہی آزادی تہوار جیسے
ایک دن اس کی خاطر ہو لگا ہی زرہ
چاہتا ہو بے حد آزاد کو
بیان تو کر ہر سب کی حال

سانس رک جاتی ہی خاص حال پہ
وہی ایک خاص حال نہ آزادی کی وجود
دل یہی ہمارا بے قرار کبھی بھی
پورے آزای کی ایک خبر سننے کے لیے
دعا کرتی تھی رب سے کبھی بھی
لوگوں کو پورا آزاد تجربا کرنا کے لیے
1 خلیس یہ چھوڑا آزادی کے بارے میں
~~تفصیل~~ رب بھی اجلا نہ آزاد آتش فرکتا

ٹوٹی ہوئی قسمت ہمارے
آزادی سے چمکتی ہو گئی۔
ہماری آزادیوں نے ہم کو اس لیے آزاد کیا
ہماری جینے کا نظام بڑا نہ کرے۔
کسی کی پیر کے نیچے رہنے کے لئے نہ
کسی کی ساتھ ساتھ رہنا ہی چاہتی۔
ہم کو ہماری مذہب کی نام غرور سے بتلا
ہم ہماری مرضی سے جینے کے لئے
چاہیے ہو آزاد خوبصورت آزادی دنیا۔
بار بار تو بانی بنانا روشنی روشنی کی لگاتا
یہی تو خاص ہی آزادی میں
یہی تو خاص ہی آزادی میں
تتلیوں جیسے حدود کے بنا ساری جگہ گھومنا
گلابی جیسے اس کی سوندھی خوشبو کہی یہ
بنا ڈر کے بہانا یہی آزاد ہی۔
یہی تو خاص ہی آزادی کا
سو اندھیروں میں بھی روشنی ہے
آزادی کی انتظار میں